تعارف و تبصرہ

سیدنا معاویہ رضـ
شخصیت و کردار

از حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی ۔ صفحات ۴۶۴ قیمت /۹ روپیے
کتابت و طباعت بہترین ۔ مجلد گرد پوش ۔
ملنے کا پتہ :- ادارۂ معارف اسلامیہ مبارک پورہ ۔ سیالکوٹ ۔

صحابہ کرام رضـ میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات بڑی مظلوم ہے ۔ اس کاتب وحی ، ہادی اور مہدی شخصیت کے آئینہ مصفا پر بعض مؤرخوں نے منوں گرد ڈال دی ہے جس سے موصوف کا جمال جہاں آرا ابھی تک ایسا مستور رہا ہے ، جسطرح چاند کی طلعت ابر آلود ہو جائے ۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو خود تاریخ بھی اس لحاظ سے مظلوم ہے ، کہ اسکی تدوین بنو عباس کے دور میں چند دانستہ مصلحتوں کی بنا پر ہوئی ۔ خوشامدیوں نے بنو عباس کے ہاں تقرب حاصل کرنے کی غرض سے ایسی ایسی گل ریزیاں کی ہیں ، کہ خدا کی پناہ ۔ چنانچہ وہ چہرہ جو اپنے عہد میں سب سے بڑھ کر حسین تھا ، اسے انتہائی مکروہ صورت میں اہل دنیا کے سامنے پیش کیا گیا ، ابو مخنف ، لوط بن یحییٰ ہشام بن محمد بن سائب واقدی اور ابو معشر جیسے شیعہ حضرات کی روایات ہی کے مجموعہ سے جس تاریخ کا تانا بانا تیار کیا گیا ہو ، وہ کیسے قابل اعتماد ہو سکتی ہے ، جبکہ ان کے کذاب ہونے میں اہل سنت کے سب اکابرین ائمہ متفق ہوں ، چنانچہ طبری ، طبقات ابن سعد ، ابن قتیبہ اور ابن اثیر وغیرہ حتیٰ کہ ابن کثیر تک کا دامن بھی اس وبا سے محفوظ نہ رہ سکا ۔ جو اس زمانہ میں غلط روایات کے باعث پھوٹ پڑی تھی ۔ لے دیکر ایک ابن خلدون ہی تھا جسے یہ آندھی اپنی جگہ سے نہ اکھیڑ سکی ، حقیقت میں اس تاریکی میں روشنی کی یہی ایک لکیر ہے ، جس سے صحیح راستہ کی نشاندہی کی جا سکتی ہے ، یا حدیث کا وہ ذخیرہ جو علم روایت و درایت ، جرح و تعدیل اور فن اسماء الرجال کے باعث اب تک محفوظ و مصئون چلا آ رہا ہے ، ہم نے اتنا بھی نہ سوچا کہ جو کتابیں عرصہ سے ناپید رہی ہوں ، اور یورپ کے متعصب مستشرقین کی بدولت ہم تک پہنچی ہوں ۔ ان پر کیسے اعتماد کیا جا سکتا ہے ۔ برا نہ منایا جائے تو ہمارے سکولوں کا اور کالج نظام بھی اس سے متاثر ہے ۔ جیسے انگریزوں نے اپنی مخصوص اور جانی پہچانی مصلحتوں کے

باعث یہاں نافذ کرایا اور علی گڑھ میں اسے پروان چڑھایا۔ یہاں سے وہ تمام سکولوں اور کالجوں میں نافذ ہوا۔ اور اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اس دور میں تعلیم یافتہ حضرات کے ذہن میں حضرت معاویہؓ اتنے بدنام ہو چکے ہیں جتنے حضرت عثمان ذی النورینؓ کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ غلط فہمیوں کے باعث بدنام ہو چکے تھے ۔۔۔ خدا تعالیٰ مصنف "سیدنا معاویہ" کو جزائے خیر دے کہ اس نے شبانہ روز محنت، جگر کاوی اور عرق ریزی سے اس گرد کو جھاڑنے کی مستحسن کوشش کی ہے جو اس اولوالعزم اور جلیل القدر صحابی کے دامن اور آئینہ مصفا پر پڑی تھی اور حضرت معاویہؓ کے بارے میں اکابر صحابہؓ حتیٰ کہ اہل بیت تک کے افراد عبداللہ ابن عباسؓ محمد ابن حنفیہؓ عبداللہ ابن عمرؓ اور عقیل ابن ابی طالب کے اقوال بیان کر کے حضرت معاویہؓ کا دامن صاف کرنے کی سعی کی ہے اور تاریخ کا تانا بانا جن رطب و یابس مواد سے تیار کیا گیا ہے۔ اسے بھی خوب بے نقاب کیا ہے، اس پر سیر حاصل بحث کی ہے کہ یہ خرابیاں کس راستہ سے آئی ہیں، کتاب کیا ہے ایک روشنی کا مینار ہے جو تاریخ کے اندھیروں میں بھٹکتے ہوئے طالب علموں کو صحیح راستہ دکھا سکتی ہے، ایک صیقل ہے جس نے تاریخ کے چہروں کو مصفا، مجلا کر دیا ہے، غلط روایات کا پوسٹ مارٹم ہے، اور ایک ایسی کسوٹی ہے جس پر صحیح اور غلط واقعات کو جانچا اور پرکھا جا سکتا ہے۔ ہم اپنے جملہ قارئین اور خصوصاً اہل سنت حضرات سے اس کے مطالعہ کی پرزور سفارش کرتے ہیں اور مصنف کی اس غواصانہ عرق ریزی کی داد دیتے ہیں۔

مصنف کا سب سے بڑا کمال اس سلسلہ میں ہے کہ حضرت معاویہؓ کا دامن بھی صاف کرتے کرتے اور اپنے دامن کو بھی خارجیت سے بچا گئے۔ ورنہ اس سلسلہ میں پہلے جتنی کوششیں ہوئیں۔ وہ ایک گرہ کھولنے تو دس گرہیں اور نمودار ہو گئیں حضرت معاویہؓ کا دامن صاف کیا۔ اور یوں خارجیت کی پرورش کی لیکن مصنف نے اہل سنت والجماعت کے مسلک کی صحیح ترجمانی کا حق ادا کر دیا۔ باوجود ان خوبیوں کے چند باتیں ہمارے ذہن میں کھٹکیں جنکا تذکرہ ضروری ہے کہ کیا جائے، تاکہ دوسرے ایڈیشن میں تحقیق کر کے اس کے ازالہ کی کوشش کی جائے۔ وہ یہ ہیں :-

۱۔ صفحہ ۱۱۱ کی اس عبارت میں " ایران تو فتح ہو گیا اور اس میں بجائے درفش کاویانی کے ہلالی پرچم لہرانے لگا۔" ہلالی پرچم اسلامی پرچم کے مترادف قرار دیا گیا ہے، حالانکہ ہماری دانست میں عہد فاروقی میں اسلامی پرچم ہلال سے مزین نہ تھا، بلکہ ترکوں کی خلافت عثمانیہ میں اسلامی پرچم کو چاند تارے سے سب سے پہلے منقش کیا گیا۔

۲۔ صفحہ ۳۵ کی عبارت یہ ہے کہ " بحری فوج میں شامی، افریقی اور اندلسی مسلمان شریک

ہوئے۔ یہ دور سیدنا معاویہؓ کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ حالانکہ اندلس ولید کے عہد میں مسلمان ہوا۔ اس سے پہلے اندلس کے لوگوں کیلئے اسلام اور مسلمان اجنبی تھے۔ اگر مصنف کے ہاں کوئی ایسا مواد ہے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ واقعی اندلسی مسلمان شریک ہے تو آئندہ ایڈیشن میں متن یا حواشی میں اس کا حوالہ دیا جائے، ورنہ کتاب کی تحقیقی حیثیت و انداز ہونے کا اندیشہ ہے۔

۳۔ مسیلمہ کذاب کو آپ نے قتل کیا (البدایہ والنہایہ) قابل تحقیق ہے کیونکہ وحشیؓ قاتل حمزہؓ کو مسیلمہ کا قاتل سمجھا جاتا ہے۔ یہاں بھی اگر سہو نہیں ہوئی تو حاشیہ میں تشریح و توضیح مناسب تھی۔

۴۔۔۔۔ چوتھی بات ہمارے خیال میں جو نہایت اہم اور ضروری ہے وہ یہ ہے کہ جیسے مصنف نے ابن قتیبہ کے ذکر میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ اس نام کا ایک شیعہ مورخ بھی گذرا ہے اور سوء اتفاق سے اسکی کتاب کا نام بھی المعارف ہی تھا۔ اگر اس ضمن میں یہ بھی بعد از تحقیق بتایا جاتا، کہ ابن جریر طبری کا بھی ایک ہمنام شیعہ معاصر ہوا ہے جس نے تاریخ بھی لکھی ہے۔ جسکا نام بھی تاریخ الامم والملوک ہی تھا اپنی مذموم اغراض کو بروئے کار لانے کی غرض سے اس دور میں اہل سنت کے ہمنام اپنے شیعہ امام کو متعارف و روشناس کراتے تھے۔ تاکہ اہل سنت اور غیر جانبدار دنیا کو اس سے دھوکہ اور فریب دینے میں آسانی ہو۔ چنانچہ امام ابوحنیفہؒ کے دور میں شیعہ حضرات میں بھی ایک ابوحنیفہ ہوئے ہیں۔ ہمیں صحیح کتاب یا رسالہ کا نام تو یاد نہیں رہا۔ لیکن اس قسم کی کوئی بات ہمارے مطالعہ سے ضرور گذری ہے۔ جس کا تذکرہ بطور مشورہ کیا گیا اگر مصنف اس سلسلہ میں کھوج لگائیں تو کتاب کی افادی اور تحقیقی حیثیت کو چار چاند لگ سکتے ہیں۔ نیز ان اقوال میں تطبیق بھی ہو سکتی ہے جو محدث ابن خزیمہؒ اور قاضی ابوبکر ابن العربی نے ابن جریر طبری کے بارے میں لکھتے ہیں، ہماری دلی دعا ہے کہ فاضل مصنف کو اللہ تعالیٰ نہ صرف حضرت معاویہؓ پر دوسری جلد لکھنے کی بلکہ خلیفہ مظلوم شہید دار حضرت عثمانؓ پر ایسا ہی تحقیقی مواد پیش کرنے کی توفیق دے۔ حضرت عثمانؓ اس وقت بھی مظلوم تھے۔ آج بھی اس امام شہید کے پاکیزہ خون سے تحقیق و ریسرچ کے نام سے کتنے دامن داغدار ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔

(مولانا عبدالرزاق سنگین)

سیرت خاتم الانبیاء

از مولانا محمد انوری صاحب محلہ سنت پورہ لائل پور۔
صفحات ۸۰ مذکورہ پتہ سے مفت طلب فرمادیں۔

سیرت کے مبارک موضوع پر علامہ مولانا محمد انوری صاحب مدظلہم کا مختصر رسالہ ہے جو انہوں نے عامۃ المسلمین کی افادیت کے پیش نظر لکھا ہے اور اسے مفت شائع کیا ہے۔ بقول مصنف یہ سیرت علماء کیلئے